يَا أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِي حَقِيقَةً غَيْرُ رَبِّي (حدیث نبوی)

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خُدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود (مدارج)

عقیدۃُ الصّالحین
فی
نورِ سیّد المرسلین

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد نشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۱ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کامونکی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بار اوّل ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

تعداد ایک ہزار

طباعت آفسٹ کاغذ

طابع انجمن طلبائے اسلام

بفیضانِ نظر مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ------ وسن پورہ لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

مکتبہ شرکتِ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

معاونین حضرات: میاں ظہور احمد انصاری - ڈاکٹر لیاقت علی - عبد الغفار انصاری - حاجی محمد عاشق - محمد اشرف رحمانی - مستری خوشی محمد شاہین آباد گوجرانوالہ - جناب محمد رفیق صاحب شاہین آباد گوجرانوالہ - حافظ محمد رفیق صاحب سادھوکے -

حرفِ اوّل

ہمارے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض لوگ طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس نور نہیں۔ کیونکہ نور کی اولاد نہیں ہوتی۔ نور کھاتا نہیں۔ نور کے والدین نہیں ہوتے۔ خاکی نوری کا نکاح ثابت نہیں۔ فقیر نے ان تمام سوالوں کے جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں اختصار کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ تاکہ سادہ مسلمان اس رسالے کو پڑھ کر حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔ اور بد عقیدہ لوگوں کی نشان دہی کر سکیں اور صحیح العقیدہ اہلِ سنت والجماعت پر گامزن رہیں۔ تحریر کردہ عبارات میں اگر کوئی غلطی ہو تو قارئین کرام پڑھ کر مجھ ناچیز کو ضرور آگاہ کریں۔ اور رسالہ کو پڑھ کر میرے لئے دعائے مغفرت بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبول فرما کر ثوابِ دارین عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ طٰہٰ یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

نیاز آگین

سردار محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد

سوال :- جناب صوفی صاحب آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے ہیں یا بشر۔

جواب :- ہم نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوری بشر مانتے ہیں اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت تو ملائکہ سے بھی افضل ہے۔ اور یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔

سوال :- کیا آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا قرآن مجید سے ثابت کر سکتے ہیں۔

جواب :- ہاں جناب ہم قرآنِ کریم سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت کرتے ہیں۔ لیجئے پہلے قرآنِ پاک سے ۱ استدلال نقل کیا جاتا ہے۔

سورۃ المائدۃ ۶ پ ع ۶ آیت ۱۵۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے۔ اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے۔

نقل کردہ ترجمہ علامہ وحید الزماں غیر مقلد کی تفسیر وحیدی کا ہے۔ اسی آیت مبارک کے متعلق مفسرین اہل سنّت وجماعت کی تفاسیر کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ تفسیر ابن جریر ۱۶۰ ج ۶ طبع بیروت، (قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) قَدْ جَآءَکُمْ یَا اَھْلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ یعنی بالنورِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ) ھُوَ القُرْآن

۲۔ روح البیان ۳۶۹ ج ۲ طبع بیروت قِیْلَ المُرَادُ بِالْاَوَّلِ ھُوَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بالثانی القرآن -

۳- روح المعانی ۸۷/ ج۶ طبع تہران (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) عَظِيْمٌ وَهُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ قَتَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَاجُ -

۴- تفسیر الثعالبی ۴۵۳/ ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ) هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ هُوَ الْقُرْآن -

۵- تفسیر السراج المنیر ۳۶۳/ ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ) هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ) وَهُوَ الْقُرْآن -

۶- تفسیر مراح لبید ۱۹۶/ ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) اى رَسُوْلٌ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ) وَهُوَ الْقُرْآن -

۷- تفسیر کبیر ۱۸۹/ ۱۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) اِنَّ الْمُرَادَ بِالنُّوْرِ مُحَمَّد وَبِالْكِتَابِ الْقُرْآنُ -

۸- تفسیر مظہری ۶۸/ ج۳ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) يعنى مُحَمَّدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ) (وَهُوَ الْقُرْآن -

۹- تفسیر نیشاپوری ۱۳/ ج۲ زیر آیت (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ) نُوْرٌ مُحَمَّدٌ اوالاسلام وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ هوالقرآن -

۱۰- تفسیر ابن عباس ۷۲/ ج۱ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) رسول يعنى محمدًا (وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ) بالحلال والحرام (يهدى بِهِ) بمحمدٍ والقرآن -

۱۱- تفسیر البحر المحیط ۴۴۸/ ج۳ (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) وقيل النور الرَّسُوْلُ -

۱۲- تفسیر ابن کثیر ۳۴/ ج۲ طبع بیروت (قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) الَّذِى اَنْزَلَهٗ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْم -

۱۳- تفسیر جامع البیان (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) ای قرآنٌ او محمّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

۱۴- تفسیر بیضاوی ۹۲/ج۱ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) قیل یرید بالنور محمداً صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۵- تفسیر نسفی ۲۱۴/ج۱ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) النور محمّد صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

۱۶- الصاوی علی الجلالین ۲۳۹/ج۱ قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) ھو نور النبی صلّی اللّٰہُ علیہ وسلم (وکتابٌ) قرآنٌ

۱۷- جلالین علی الکمالین ۹۷ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) ھوالنبی صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (وکتاب) قرآن

۱۸- تفسیر الخازن علی المعالم التنزیل (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) یعنی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم (وکتابٌ مُبین) یعنی القرآن

۱۹- تفسیر حسینی اُردو ۲۰۲ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) مفسروں نے کہا ہے کہ نور تو حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب مبین قرآن شریف ہے۔ اب تفاسیر وہابیہ کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۲۰- فتح القدیر للشوکانی ۲۳/ج۲ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) قال الزجاج النور محمد صلی اللّٰہُ علیہ وسلم (وکتاب مبین) القرآن

۲۱- تفسیر فتح البیان للنواب صدیق الحسن بھوپالی ۳۵/ج۳ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ) قال الزجاج النور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (والکتاب المبین) القرآن۔

۲۲- تفسیر موضح القرآن ۱۰۲ (قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نور) روشنی محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ راہ دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ساتھ اس روشنی کے یا کتاب کے۔

۲۳۔ تفسیر ثنائی ج ۱ / ۳۶۲ تمہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔

۲۴۔ تفسیر محمدی ج ۲ / ۲۱ از جانب خدا نوری و کتاب روشن یعنی قرآن
بعض خیانت ظاہر کرے ستے بعضوں رو گردانے
نور مراد محمد یا اسلام جویں ربانے

۲۵۔ مدارج النبوۃ فارسی ج ۲ / ۳۵۲ ازاں جملہ اسم النور است و ایں اسم ذاتی است لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ یعنی بمحمدٍ و کتابٌ مبین یعنی القرآن

لیجئے اب تفاسیر شیعہ حضرات کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۲۶۔ تفسیر مجمع البیان ج ۳ / ۱۷۴ (قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ) یعنی بالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۔ تفسیر منہاج الصادقین ج ۳ / ۱۹۹ ونزد بعض مراد بنور حضرت رسالتست کہ مردماں بادمھتدی میشوند اول ما خلق اللہ نوری۔ فقیر نے اکثر تفاسیر سے ثابت کر دیا۔ کہ ہمارے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں اور بالقرآن ثابت ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا انکار کرنے والا قرآنِ کریم کا منکر ہے۔ نصوصِ قطعیہ کا منکر کافر ہے۔

آیت نمبر ۲:۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (الصف۔ القرآن)

آیت نمبر ۳:۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ التوبہ ۳۲

ان دونوں آیات کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان دونوں آیات کے متعلق اختصار سے نقل کیا جاتا ہے۔

۲۸ تفسیر در منثور ج۳ / ۲۳۱ عن الضحاک رضی اللہ عنہ فی قولہ یریدون ان یطفؤا نور اللہ یقول یریدون ان یھلک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ:۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کافر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کر دیں۔

۲۹۔ تفسیر الخازن علی المعالم ج۳ / ۸۴ زیر آیت (یریدون ان یطفؤا نور اللہ) قیل المراد من النور الدلائل الدالۃ علی صحتہ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کہ نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل دلالت کرنے والے ہیں۔ فقیر نے قرآن کریم کی تین آیات سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت کیا ہے۔ اب انکار کی گنجائش باقی نہ رہی۔

سوال:۔ ان تمام آیات سے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہدایت ہونا ثابت ہے نہ کہ نور حقیقی۔

جواب:۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور ہے۔ بلکہ نورٌ علی نور ذات ہے۔ جناب نے کتنا لغو سوال کیا ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہدایت ہی ہیں۔ جناب پہلے ذات نور ہوگی تو نور ہدایت بنے گی۔ جناب کا سوال بھی آپ کو مفید ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ نور سے ہی اندھیرے میں ہدایت لی جاتی ہے۔ اگر ذات کو نور نہیں مانتے تو ہدایت چہ معنی دارد۔ مفسرین کرام اور محدثین کرام نے نور کی یوں تعریف لکھی ہے۔ حقیقۃ النور ھو الظاھر بنفسہ المظھر لغیرہ۔ نور کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خود نور ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو نور بنانے والا ہوتا ہے۔

سوال :- جناب نے صرف نور والی آیات ہی نقل کی ہیں - اور بشریت والی نقل کرنا قصداً چھوڑ گئے - سورۂ کہف میں صریحاً آیت موجود ہے - قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَیَّ اس آیت سے نبی پاک کا ہماری مثل ہونا بشر ثابت ہے - اور آپ نور کی بار بار رٹ لگا رہے ہیں -

جواب - جناب میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نوری بشر مانتے ہیں - اگر آپ کی حقیقت بشر ہی ہے تو جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ثابت کریں - باقی جناب کی نقل کردہ آیت بھی جناب کے منافی ہے - لو خود صیّاد اپنے جال میں پھنس گیا - سورۂ کہف کی آیت کے الفاظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور عاجزی کہے ہیں - اکثر مفسرین یہی فرماتے ہیں - لیجئے جناب کی تسلّی کے واسطے جناب کے مسلم بزرگ اسماعیل دہلوی کی عبارت نقل کئے دیتا ہوں عبارت پوری یوں ہے -

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْمُخَاطِبِيْنَ بِقَوْلِهٖ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ هُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَكَيْفَ مَثَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْبَشَرِيَّةِ نَبِيَّهٗ بِالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ ثَبَتَ نَجَاسَتُهُمْ فِى الْقُرْاٰنِ - تفویۃ الایمان ص ۳۱۷

ترجمہ :- اے نبی اُن سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں - مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے - اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مِثْلُكُمْ کا خطاب مشرکین کی طرف ہے - پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن سے ثابت ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے - کہ مشرک ناپاک ہیں -

لیجئے ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیے جو جناب کے بھی مسلم بزرگ ہیں -

فرمایا:- اپنے کو دیوبندی کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس اہلِ سنت وجماعت کہہ دیا کرو۔

فرمایا:- بعض لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں۔ یہ نازک مقام ہے۔ کسی وقت بے ادبی سے بشر کہہ دیا تو پیغمبر کی تنقیص لازم آئے گی۔ جس سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔ تذکرہ ادریس کاندھلوی ص۱۶۳ طبع پاکستان۔

ہماری نقل کردہ دونوں عبارتیں جناب کے مسلم دو بزرگوں کی ہیں۔ اسماعیل دہلوی کی عبارت سے ثابت ہوا۔ کہ مِثْلُکُمْ کا خطاب مشرکین کو ہے مومنین کو نہیں۔ لہٰذا حضور علیہ السّلام کسی اُمتی کی مثل نہیں ہیں۔ اگر کسی نے مماثلت کا دعویٰ کرنا ہو تو پہلے وہ مشرک پلید ہونے کا دعویٰ کرے تب بات بنے گی۔ اور مومنین میں سے کسی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ کیا ہو۔ کوئی ایک مثال نہیں پیش کر سکتا ہے۔ اور دوسری عبارت ادریس کاندھلوی نے تو صاف لکھ دیا ہے۔ کہ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے وہ بے ادب گستاخ ہے۔ اور اُس کا ایمان سلب ہو جائے گا۔ اب جناب کی مرضی ہے۔ اگر ایمان سے خارج ہونا ہے تو بشر بشر کی رٹ لگاتے رہیں۔ ورنہ ایسے عقیدے سے توبہ کریں۔ جو قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے عقیدے کے خلاف ہے۔ بلکہ نبی پاک کا خود فرمان ہے لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ۔ مشکوٰۃ شریف ص۱۱۱ میں نہیں ہوں تم میں سے کسی کی مثل۔

سوال۔ جناب صوفی صاحب حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی کی سند پیش کریں۔ میں نے بہت سے علماء سے استفسار کیا لیکن کوئی شافی جواب نہیں ملا۔ معلوم ہوا کہ یہ الفاظ مستند نہیں۔

جواب۔ جناب پہلے آپ نے بشریت کا مسئلہ چھیڑا تو اُس میں جناب کو مُنہ کی کھانی پڑی۔ اب اوّل خلق ہونے کا مسئلہ زیرِ بحث لے آیا۔ اس میں بھی

آپ کو ندامت اٹھانی پڑے گی۔

لیجئے کتب حدیث سے اس حدیث کے حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

وَرَوَی عبدُ الرَّزاق بسندہٖ عن جابر بن عبد اللّٰہِ رضی اللہ عنہُ قال قلت یارسول اللہ بِأَبِی أنت أُمِّی أَخْبِرنِی عَنْ اوّل شَیٍٔ خَلَقَہُ اللّٰہُ تعالیٰ قبل الاشیاءِ قَالَ یا جابر انّ اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہٖ۔

الانوار المحمدیہ علامہ یوسف نبہانی ص ۱۳ مواہب اللدنیہ اردو ص ۹۹ ج ۱

ترجمہ :۔ حضرت امام عبدالرزاق اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے خبر دیجئے کہ وہ پہلی چیز کون سی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

قد قال الاشعریّ اِنّہٗ تعالیٰ نورٌ لیس کالانوارِ والرّوحُ النبویۃُ القدسیۃ لَمعَۃٌ من نورہٖ والملائکۃُ شَرَرُ تلك الانوارِ و قال صلی اللہ علیہ وسلّمَ اوّلُ ما خلق اللّٰہُ نُوری و من نُوری خَلَقَ کل شیٔ۔

مطالع المسرات للعلامہ فاسی ص ۲۶۵ خاتم النبیین انور شاہ دیوبندی ص ۱۳ فارسی۔ بے شک امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے جو کسی کی مثل نہیں ہے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس اسی نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے انہی نوروں کے جھڑے ہوئے پھول ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

قال ابن حجر اختلف الروایات فی اوّل المخلوقات وحاصلها کما بنیتهٗ فی شرح شمائل الترمذی انّ اوّلها النور الذی خلق منه علیه الصّلوٰة والسلام ثم الماءُ ثم العرش۔ مرقات ا/ج

ترجمہ :- علامہ ابن حجر نے کہا ہے۔ کہ پہلی مخلوق کے متعلق روایات مختلف ہیں۔ اور ان کا حاصل یہ ہے۔ جیسا کہ میں نے شرح شمائل ترمذی میں مفصل بیان کیا ہے۔ کہ سب سے اوّل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور خلق ہوا۔ پھر پانی پھر عرش۔

نیز فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو پیدا کیا پھر اس نور سے قلم ستر حجاب اور ان کے فرشتے پیدا کئے۔ پھر لوح کو پیدا کیا۔ پھر اس کے کمال اور انعقاد سے پہلے ہی عرش ارواح، جنت اور برزخ کو پیدا کیا عرش کو نور سے پیدا کیا اور اس نور کو نورِ مکرم یعنی نورِ محمدی سے پیدا کیا۔ الابریز اُردو ص۴۷ عربی صفحہ ۲۶۴ طبع مصر جمال مصطفےٰ صادق سیالکوٹی ص۳۷۷

وَرَدِیَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ۔ اور روایت کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے سب سے اوّل میرا نور پیدا فرمایا ج ۱/۱۴۰ مرقات منقول از سراجاً منیرا علامہ ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

در حدیث صحیح وارشدہ است اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ۔ مدارج النبوۃ ۲/۲

صحیح حدیث میں مذکور ہے۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صاحب لولاک کا نور پیدا فرمایا۔

وَجَاءَ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ : وَفِی رِوَایَةٍ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ الشَّیْخُ عَلِیُّ الخواص وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ لِاَنَّ حَقِیْقَتَهٗ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَبَّرُ عَنْهَا بِالعَقْلِ الاَوَّلِ وتارۃ بالنور فارواح الانبیاء والاولیاء مستمدۃ من روح محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم سیرۃ حلبیہ عربی جزا صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مصر۔

ترجمہ: اور آیا ہے۔ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔ شیخ علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معنی دونوں کے ایک ہیں بے شک حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اول عقل ہونے سے تعبیر کیا گیا اور نور سے۔ پس انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی روحیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد مانگنے والی ہیں۔

وعن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ عن جدہٖ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نوراً بین یدی ربی قبل خلق آدم علیہ الصلاۃ والسلام باربعۃ عشر الف عام وایضاً عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول سأل جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال یا جبرئیل کم عمرت من السنین: فقال یا رسول اللہ لست اعلم غیران فی الحجاب الرابع نجماً یطلع فی کل سبعین الف سنۃ مرۃ رأیتہ اثنین وسبعین الف مرۃ فقال یا جبرئیل وعزتی ربی جل جلالہٗ انا ذٰلک الکوکب رواہ البخاری سیرۃ حلبیہ $\frac{49}{ج ۱}$ روح البیان ص $\frac{543}{ج ۳}$ جواہر البحار $\frac{319}{ج ۲}$

علی بن حسین نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔ کہ تحقیق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور تھا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ اے جبرئیل تیری عمر کتنی ہے۔ تو سیدنا جبرئیل نے عرض کی یا

رسول اللہ میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ چوتھے حجاب پر ایک ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا۔ میں نے اس کو بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا۔ مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔ نقل کردہ عبارت سے واضح ہوگیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور پاک تمام مخلوق سے چودہ ہزار سال پہلے تھا۔ علامہ شہاب الدین خفاجی حضور علیہ السلام کے اول نور ہونے کے متعلق بھی اسی طرح رقم طراز ہیں :۔

بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ خلق نورہ لا قبل ان یخلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام باربعۃ عشر الف عام کما رواہ ابن القطان نسیم الریاض ۲۰۱/ج۲ طبع بیروت۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کرنے سے چودہ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی اسی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۹۲ فیوض الحرمین ص ۹۸-۲۹۶

اب مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ اسی حدیث کے متعلق پڑھیے :۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وقال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِن نور اللّٰہِ والمومنون من نوری۔ مکتوب ۱۲۲ دفتر دوم ص ۵۶۷ ۵۷۳ مطبوعہ ترکی۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور تمام مومنین میرے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

اب دیوبندی حضرات کے مسلم بزرگ کا عقیدہ نقل کیا جاتا ہے۔

لولاک لما خلقت الافلاک اور اوّل ما خلق اللہ نوری

بارگاہ رسالت اور بزرگان دیوبند ص۳۵ اشہاب الثاقب حسین احمد مدنی کی ص۴۷

امداد السلوک ص۱۵۷ تفسیر الکوثر ص۲۲۶ ابن تیمیہ کی۔

لیجئے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے :۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ موضوعات کبیر عربی ص۱۴۹

اسی حدیث کے متعلق بانیٔ مدرسہ دیوبند رشید احمد گنگوہی یوں لکھتا ہے۔

اوّل ما خلق اللہُ نوری و لولاک لما خلقت الافلاک

یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں مگر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے اول ما خلق اللہُ نوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے فتاویٰ رشیدیہ ص۲۷۳ مطبوعہ پاکستان۔

وفی انس الجلیل ان اللہ خلق اوّلا نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل العرش والکرسی واللوح والقلم والسماء والارض والجنّۃ والناس۔ التاریخ الخمیس ص۱۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ روحی النوری۔ التاریخ الخمیس ص۱۹

عن ابی ھریرۃ انھم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی وجبت لک النبوّۃ قال آدم بین الروح والجسد۔

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن التاریخ الخمیس ص۲۰

سوال :۔ جناب صوفی صاحب نبی پاک کی ذات کے نور ہونے کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

جواب: جناب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نور ہے اور اس کے متعلق اختصار سے دلائل نقل کئے جاتے ہیں۔ حدیث نمبر ا حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ایک ابر و باراں کی اندھیری رات انہوں نے نماز عشاء حضور علیہ السلام کے ساتھ گذاری۔ حضور نے ایک کھجور کی ٹہنی ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا۔ اسے لے جاؤ۔ یہ راستہ میں ارد گرد دس دس گز روشنی دے گی جب تم گھر پہنچو گے تو تو اس میں ایک کالا سانپ دیکھے گا۔ تم اسے مار کر پھینک دینا۔ (رواہ ابونعیم) حدیث نمبر ۲ صحیح بخاری اور دیگر کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت عباد بن بشر اور اسید بن حضیر ایک اندھیری رات میں حضور کی خدمت سے نکلے ان دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں (راستہ میں ان میں) سے ایک لاٹھی روشن ہو گئی یہ اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ خود عین نور تھے حدیث نمبر ۳ ابونعیم بروایت حمزہ اسلمی نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب اندھیری رات میں ہم حضور سے جدا ہوئے تو میری انگلیاں روشن ہو گئیں۔ اور اس کی روشنی میں ہم باہم مل گئے اور کوئی ایک ہلاک نہ ہوا۔ (مدارج النبوۃ اردو ص ۲۱۳ جز اول طبع پاکستان)

اب سایہ نہ ہونے اور نور کی اولاد ہونے کے متعلق حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ نہ آفتاب کی روشنی میں نہ چاند کی چاندنی میں۔ مدارج النبوۃ اردو ص ۴۳ جز اول الخصائص الکبریٰ عربی ص ۹۸ ج ۱ اردو ص ۱۶۹ ج ۱ سیرۃ حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۳ نسیم الریاض بہ حاشیہ علی القاری عربی ص ۲۸۲-۲۸۱ ج ۳ مکتوبات مجدد ص ۵۱۵ دفتر دوم۔ التاریخ الخمیس ص ۲۱۹ ج ۱ تفسیر مدارک ص ۱۰۳ ج ۲ عقیدہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا کہ نبی پاک کا سایہ نہیں تھا۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۴۰۷ حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۸۶-۶۷۹ للنبہانی شفا شریف ص ۲۴۳ ج ۱ تمام صحابہ کرام اور محدثین کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا اور آپ ہمیں اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔